اگر عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا گیا تھا تو اَلۡحَوَارِيُّوۡنَ مائدہ نازل کرانے کی فرمائش کیسے کر سکتے تھے؟

عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے اور انہیں دکھانے کیلئے معجزات بھی عطا ہوئے تھے۔ سورۃ آلِ عمران کی آیت ۴۹ میں بتایا ''اور بنی اسرائیل کی جانب رسول۔۔''میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نشان لے کر آیا ہوں وہ یہ کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی سی صورت بناؤں گا پھر اس میں پھونک ماروں گا تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جائے گا اور میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھ کے مریض کو اچھا کر دوں گا اور مردوں کو زندہ کر دوں گا اور تمہیں بتاؤں گا جو تم کھاتے ہو اور جو گھر میں چھوڑتے ہو۔ بیشک اس میں تمہارے لئے نشان ہے اگر تم مومن ہو''۔ ان واضح نشانیوں کو دیکھنے کے باوجود بنی اسرائیل میں سے کفر کرنے والوں نے انہیں صریح جادو قرار دیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازشوں میں لگ گئے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کھلم کھلے کفر کو محسوس کرنے پر حواریون سے پوچھا کہ کون ان کا مددگار ہوگا اِلَى اللّٰهِ یعنی ہجرت میں۔ اور ان تمام نے اپنے آپ کو اس کیلئے پیش کر دیا تھا ''ہم ہیں اللہ کے مددگار''۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر سے عیسیٰ علیہ السلام کی جانب بڑھنے والے بنی اسرائیل کے ہاتھوں کو ان تک پہنچنے سے روک دیا۔ پھر انہی حواریون نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا:

إِذۡ قَالَ ٱلۡحَوَارِيُّونَ يَٰعِيسَى ٱبۡنَ مَرۡيَمَ هَلۡ يَسۡتَطِيعُ رَبُّكَ أَن يُنَزِّلَ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ ٱلسَّمَآءِۖ قَالَ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ ﴿١١٢﴾ قَالُواْ نُرِيدُ أَن نَّأۡكُلَ مِنۡهَا وَتَطۡمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعۡلَمَ أَن قَدۡ صَدَقۡتَنَا وَنَكُونَ عَلَيۡهَا مِنَ ٱلشَّٰهِدِينَ ﴿١١٣﴾

جب حواریون نے کہا ''اے عیسیٰ ابن مریم! کیا آپ اپنے رب سے درخواست کر سکتے ہیں کہ ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار دے؟'' انہوں نے کہا ''اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو''۔ انہوں نے کہا ''ہم چاہتے ہیں کہ اس سے کھائیں اور ہمارے دل اطمینان پائیں اور ہم مشاہدہ کرلیں کہ (ماضی قریب میں) آپ نے یقیناً ہم سے سچ کہا ہے۔ اور اس پر ہم گواہ ہو جائیں'' (المائدہ۔۱۱۲۔۱۱۳)

عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کیلئے معجزے عطا ہوئے تھے جنہیں ان کے کافر گروہ نے ''کھلا جادو'' قرار دے دیا۔ قتل کی سازش ناکام ہو جانے کے بعد حواریون نے اپنے لئے ایک معجزہ نازل کرنے کے متعلق استفسار کیا تھا۔ اور پھر وجہ بتائی تھی کہ یہ محض اطمینان قلب کیلئے بات کہی ہے۔ صَدَقۡتَنَا ''تو نے ہم کو سچ بتایا'' صیغہ ماضی ''نَا'' ضمیر جمع متکلم۔ ''قَدۡ'' ماضی کو ماضی قریب بنا دیتا ہے اور فعل ماضی کے ساتھ تحقیق کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے (نَعۡلَمَ) علم ءَ ایَةٍ کا ہوتا ہے۔ ءَ ایَةٍ کسی ظاہری علامت، شئے، نشانی کو کہتے ہیں

علم شئے کے ظاہر ہونے کا مرہون منت ہے۔ ظاہری علامت، نشانی، ءَ ايَةٍ بصارتوں کو دکھائی دیتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے بھی دعا میں ان کی اس خواہش کو ءَ ايَةٍ ہی کہا تھا۔ بنی اسرائیل کیلیے عطا کی گئی نشانیوں، معجزات میں یہ بات شامل نہیں تھی۔ اس نئے معجزہ کے حواریون شاہد، گواہ بننا چاہتے تھے۔

عیسیٰ علیہ السلام کو اگر آسمانوں پر اٹھالیا گیا ہوتا تو حواریون اپنی اِس خواہش کا اظہاراُن سے کیسے کر سکتے تھے؟

کیا ان کی خواہش مانی گئی؟

قَالَ عِيسَى ٱبۡنُ مَرۡيَمَ ٱللَّهُمَّ رَبَّنَآ أَنزِلۡ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ ٱلسَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَءَاخِرِنَا وَءَايَةً مِّنكَۖ وَٱرۡزُقۡنَا وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿١١٤﴾ قَالَ ٱللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيۡكُمۡۖ فَمَن يَكۡفُرۡ بَعۡدُ مِنكُمۡ فَإِنِّيٓ أُعَذِّبُهُۥ عَذَابًا لَّآ أُعَذِّبُهُۥٓ أَحَدًا مِّنَ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿١١٥﴾

عیسیٰ ابن مریم نے کہا ''اے اللہ رب ہمارے! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار جو ہمارے لئے ہم پہلوں اور ہمارے پچھلوں کیلیے خوشی کا تہوار بنے اور تیری طرف سے ایک (ءَ ايَةً، معجزہ) نشان ہو اور ہمیں رزق عطا کر کہ تو ہی سب سے اچھا رزق دینے والا ہے''۔

اللہ نے کہا ''میں اسے تم پر اتارنے والا ہوں۔

اس لئے اگر تم میں سے کوئی اس کے بعد کفر کرے گا تو اسے میں وہ عذاب دونگا جو میں سارے جہاں میں کسی کو نہ دونگا'' (المائدہ ۱۱۴-۱۱۵)

رب عظیم سے عیسیٰ علیہ السلام نے، حواریون کے جواب سے مطمئن ہو کر، خوان اتارنے کی دعا کی تھی۔ اور اسے ءَ ايَةً مِّنكَ ''تیری جانب سے نشانی، معجزہ'' قرار دیا تھا۔ بنی اسرائیل کی جانب مبعوث ہونے کی ابتدا پر انہوں نے انہیں بتایا تھا: ''أَنِّي قَدۡ جِئۡتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمۡ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نشان (ءَ ايَةٍ) لے کر آیا ہوں'' جِئۡتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمۡ (حوالہ آلِ عمران-۴۹،۵۰)۔ اور بنی اسرائیل کے انکار کرنے والے گروہ نے اسے جادو قرار دے دیا تھا۔ حواریون نے بھی وہ معجزے دیکھے ہوئے تھے کہ اس وقت وہ بھی تو بنی اسرائیل ہی کا حصہ تھے۔ اب یہ نئی نشانی، معجزہ، ءَ ايَةً ایک نئی وجود میں آنے والی قوم کیلیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور امر پورا ہو کر رہتا ہے۔ اس لئے اس قسم کے تذبذب میں مبتلا ہونا اہل ایمان کو زیبا نہیں کہ مائدہ اتارا گیا تھا یا نہیں۔ حواریون حقیقی مومن تھے۔ ان کے ایمان کے متعلق کسی قسم کا منفی خیال گمانِ گناہ ہے کہ قرآنِ مجید آج بھی اہل ایمان کو ان کی مثال دے کر اللہ کے مددگار بننے کا کہتا ہے۔